رسم مصحف پر قراءات قرآنیہ کے اثرات۔ تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of the impact of Qira'āt of the Qur'ān on Rasm al-Muṣḥaf

ڈاکٹر محمد فاروق حیدر :ایسوسی ایٹ پروفیسر، جی سی یونیورسٹی، لاہور

Abstract

The Qur'ān is the only Scripture of Allāh Almighty which is preserved by writing and memorizing in the very same manner as it was revealed on the Prophet (ﷺ). As far as the compilation of this Heavenly Scripture is concerned, the whole Qur'ān was written on various objects during the era of the Prophet (ﷺ) but it was preserved between the two covers in the reign of *Haḍrat Abū Bakr Ṣiddique* (May Allāh be pleased with him). Afterwards, when the dispute of *Qira'āt* arose among the Muslim *ummāh*, the third Caliph *Haḍrat 'Uthmān* (May Allāh be pleased with him) concurred *Ummat al-Muḥammadiyyā* on a unanimous *Rasm* to avoid disruption. ***Rasm* means:** Those inscribed alphabets which denote some connotation. Terminologically, it is the methodology used by *Haḍrat 'Uthmān* (May Allāh be pleased with him) and his companions for the compilation of the Qur'ānic words and inscription of the Qur'ānic letters in the Scripture. This script is also termed as *Rasm al-'Uthmānī*. The *Rasm* used in the manuscripts of *Haḍrat 'Uthmān* (May Allāh be pleased with him) comprised of all the recognized *Qira'āt*. Even it became obligatory for any *Qira'āt* (reading) to be declared as *Mutwātirāh* that it had been propitious to *Rasm al-'Uthmānī*. Considering the significance of this *Rasm*, the scholars declared its opposition as forbidden. The *Qira'āt* of the Qur'an influenced the *Rasm al-'Uthmānī* in three ways:

i. The words which have differences in their *Qira'āt* but they were written in the same *Rasm*. e.g. (يقبل) and (تقبل)

ii. The words which have differences in their *Qira'āt* but they were written in one of the two *Qira'āt*. e.g. Between (مالك) and (ملك), the *Rasm* selected was (ملك)

ii. The words which have differences in their *Qira'āt* but they were written in two different scripts. e.g. (ووصى) and (واوصى)

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا وہ واحد کلام ہے جو حفظ و کتابت دونوں صورتوں میں بعینہ محفوظ ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ یہ صحیفہ آسمانی عہدِ نبوی ﷺ میں متفرق اشیاء پر مکتوب مکمل صورت میں موجود تھا جس کو عہدِ صدیقیؓ میں بین الدفّتین محفوظ کیا گیا۔ بعد ازاں عہد عثمانی میں جب امت کے مابین

قراءات کا اختلاف رونما ہوا تو خلیفہ ثالث نے امت محمدیہ ﷺ کو انتشار سے محفوظ رکھنے کے لیے ایک رسم پر اکٹھا کیا۔

لغت میں رسم کے معنی اثر کے ہیں۔[1]

رسم سے مراد حروف ہجائیہ کے وہ نقوش ہیں جو کلام پر دلالت کرتے ہیں۔[2]

رسم المصحف کی اصطلاحی تعریف میں علامہ فرماوی نے لکھا ہے:

وھو الرسم المخصوص الذی کتبت بہ حروف القرآن وکلماتہ اثناء کتابۃ القرآن الکریم فی جمیع مراحلہ الکتابیۃ التی کان اخرھا کتابۃ فی عھد عثمان۔[3]

لفظ رسم سین مہملہ کے ساتھ خط مصحف ہی کے ساتھ خاص ہے اگرچہ کتابت اور خط وغیرہ بھی رسم کے مترادف الفاظ ہیں۔[4]

رسم مصحف کو کتابت مصحف اور خط مصحف بھی کہتے ہیں اس کے علاوہ رسم مصحف کے لیے رسم عثمانی کی اصطلاح بھی بہت معروف ہے لیکن اس اصطلاح کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ رسم حضرت عثمانؓ کا ایجاد کردہ تھا اور اس رسم سے مختلف تھا جو عہد نبوی ﷺ میں اختیار کیا گیا تھا۔ اس کے برعکس اسے رسم عثمانی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپؓ نے اپنے دور میں اس رسم کی تعمیم واشاعت کا خصوصی اہتمام فرمایا۔[5]

جہاں تک رسم کی توقیفیت کا تعلق ہے تو اس میں آئمہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے لیکن جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ قرآن مجید کا رسم توقیفی ہے۔[6]

مصحف کی کتابت میں رسم عثمانی کا التزام واجب ہے اور اس کی مخالفت جائز نہیں ہے۔

۱۔ فقہ حنفی کی کتاب المحیط البرھانی میں قراءات کے مسئلہ میں اس بات کو بھی واضح کیا گیا کہ: کسی کیلئے بھی اس جماعت کی مخالفت جائز نہیں جنہوں نے مصاحف کو لکھا اور مدون کیا (یہ وہ مصاحف ہیں) جو آج لوگوں کے پاس (اسی کتابت ورسم میں) موجود ہیں۔[7]

۲۔ مذھب شافعیہ کی کتاب المنہج کے حاشیہ میں درج ہے:

قرآن مجید میں لفظ ربا کو ربٰوا کی طرح لکھا گیا ہے۔ یہ رسم مصحف عثمانی کے مطابق ہے لہٰذا اس رسم کی مخالفت جائز نہیں۔ اس لفظ کو قرآن مجید میں ہمیشہ رسم عثمانی کے مطابق ربٰوا ہی لکھا جائے گا۔

فتكتب الواو اولا فى الباء و الالف بعدها و هذه طريقه المصحف العثمانى و قوله وبالياء اى فى غير القرآن لان رسمه سنه متبعة و مقتضى هذا انه لا يجوز كتابته بالالف و حدها۔[8]

۳۔ امام مالک سے پوچھا گیا کہ اگر آج کوئی مصحف کی کتابت کرنا چاہے تو آپ کا کیا خیال ہے کہ لوگوں کے وضع کردہ نئے حروف ہجاء کے مطابق لکھا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا! نہیں بلکہ مصحف کو پہلی طرز کتابت پر ہی لکھنا چاہیے۔[9]

۴۔ امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ الف، واؤ یا یاء وغیرہ میں مصحف عثمانی کی مخالفت حرام ہے۔[10]

رسم مصحف کی مخالفت کی صورت میں کئی مفاسد ہیں جیسے:

۱۔ رسم مصحف میں اکثر مقامات پر ایک سے زائد قراءات کا احتمال موجود ہے تو اگر ہم رسم مصحف کا اتباع نہیں کریں گے تو کئی قراءات تغیر پذیری کا شکار ہو جائیں گی جن کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر نازل کیا اور وہ ہم تک تواتر کے ساتھ منقول ہیں کیونکہ جدید رسم میں اس بات کا احتمال نہ ہو گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ قرآن کے بعض حصوں کو چھوڑنا بلکہ ان کا انکار لازم آئے گا۔ لہٰذا پورے قرآن کا یا قرآن کے کسی حصے کا انکار کرنے والا کافر ہے۔[11]

۲۔ آئمہ نے قراءات کے متواتر ہونے کیلئے جو تین شرائط عائد کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ قراءات رسم مصحف کے مطابق ہو۔ اگرچہ قراءات کی سند صحیح ہو اور وہ عربیت کے بھی موافق ہو لیکن اگر وہ رسم مصحف کے مخالف ہو گی تو وہ شاذ ہے۔ لہٰذا اس کی قراءات جائز نہیں۔[12]

۳۔ نئے رسم میں لکھنے سے تو اسی اختلاف کا اندیشہ ہے جو حضرت عثمانؓ کے دور میں پیدا ہوا اور پھر یہ کہا جانے لگے گا کہ میرا رسم تمہارے رسم سے اور میرا مصحف تمہارے مصحف سے زیادہ بہتر ہے۔[13]

۴۔ عام املائی قواعد کے متعلق تو اس کے واضعین بھی متفق نہیں ہیں لہٰذا اس میں تو تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ اور زمانے کی دوری کے ساتھ ساتھ اس کی حالت و ہیئت بدل جاتی ہے لہٰذا اس سے بچنا اور محتاط رہنا ضروری ہے۔ چنانچہ اس بات کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان ان مختلف فیہ قواعد سے قرآن مجید کو محفوظ رکھیں جن میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ جدید رسم پر لکھنے میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ مسلمان اس وجہ سے ایک دوسرے کو گنہگار اور مجرم ٹھہرانے لگ جائیں۔[14]

اس لیے یہاں یہ اہم اور بنیادی نکتہ ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ رسم عثمانی، جس کی توقیفیت پر جمہور کا اتفاق ہے، کا التزام واجب ہے کیونکہ یہ رسم تمام ثابت قراءات کا محتمل ہے لہٰذا کسی ایک قراءت کا انکار بھی نہیں کیا جا سکتا۔[15]

قراء ات قرآنیہ کے مصاحف عثمانیہ کے رسم پر جس اعتبار سے اثرات مرتب ہوئے ذیل میں تین بنیادی نکات کے تحت انکا جائزہ لیا جائے گا اور قراءات متواترہ سے اس کے نظائر و مواقع پیش کئے جائیں گے۔

(الف) وہ کلمات جن کی قراءت میں اختلاف ہے لیکن ان کا رسم ایک ہے:

اس قسم میں ایک سے زائد قراءات کو ایک رسم میں اس طرح تحریر کیا جاتا ہے جو تمام قراءات کا محتمل ہوتا ہے۔

1. وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ۝[16]

(يَكْذِبُونَ) کوفی قراء نے یائے مفتوحہ اور تخفیف ذال کے ساتھ قراءت کی ہے۔

(يُكَذِّبُونَ) باقی قراء نے اس کلمہ کی یاء مضموم اور ذال مشدد کے ساتھ قراءت کی ہے۔[17]

2. فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ[18]

(فَتَلَقَّى آدَمَ كَلِمٰتٌ) ابن کثیر نے آدم کو نصب اور کلمات کو مرفوع پڑھا ہے۔

(فَتَلَقَّى آدَمُ كَلِمٰتٍ) باقی قراء حضرات نے آدم کو رفع اور کلمات کو تاء کے کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے۔[19]

3. وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ[20]

(تُقْبَلُ) ابن کثیر اور بصری قراء نے اس کلمہ کی قراءت مؤنث کے طور پر (تُقْبَلُ) کی ہے۔

(يُقْبَلُ) باقی قراء نے اسے مذکر پڑھا ہے۔[21]

4. قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ[22]

(كَثِيرٌ) حمزہ اور کسائی نے اس کلمہ کو ثاء کے ساتھ پڑھا ہے۔

(كَبِيرٌ) باقی قراء نے اس کی قراءت باء کے ساتھ کی ہے۔[23]

5. يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا[24]

(فتثبتوا) حمزہ اور کسائی نے (فتثبتوا) پڑھا ہے۔

(فتبينوا) باقی قراء نے تبیّن سے (فتبينوا) پڑھا ہے۔[25]

(ب) وہ کلمات جن کی قراءت میں اختلاف ہے لیکن ان کو دو میں سے ایک قراءت کے مطابق مرسوم کیا گیا:

1. ملِكِ يَوْمِ الدِّينِ[26]

(مالِكِ) عاصم، کسائی، یعقوب اور خلف نے الف کو لمبا کر کے (مالِكِ) پڑھا ہے۔

(ملِكِ) باقی قراء نے اس کلمہ کی قراءت بغیر الف کے کی ہے۔[27]

ملِكِ میں چونکہ دونوں قراءات کا احتمال موجود ہے لہذا تمام مصاحف میں اسی طرح مرسوم ہے۔

2. مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا[28]

(نَنْسَاهَا) ابن کثیر اور ابو عمرو نے اس کلمہ کو نون اور سین کے فتحہ کے ساتھ اور ھمزہ کو جو سین اور ھاء کے درمیان ہے، ساکن پڑھا ہے۔

(نُنْسِهَا) ان کے علاوہ دوسرے تمام قراء نے اس کلمہ کی قراءت نون کے ضمہ اور سین کے کسرہ کے ساتھ کی۔[29]

ننسها کے رسم میں دونوں قراءات کا احتمال موجود ہے اس لئے مصاحف میں یہ لفظ اسی طرح مرسوم ہے۔

3. وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝[30]

(وَلَا تَقتلُوهُمْ، يَقتلُوكُمْ، قَتَلُوكُمْ) حمزہ، کسائی اور خلف نے ان کلمات کو الف کے حذف کے ساتھ پڑھا ہے۔

(وَ لَا تُقَاتِلُو هُمْ، يُقَاتِلُوكُمْ، قَاتَلُوكُمْ) باقی قراءنے ان کلمات کو الف کے ساتھ پڑھا ہے۔[31]
تمام مصاحف میں ان الفاظ کا رسم حمزہ، کسائی اور خلف کی قراءات کے موافق ہے۔ جس میں دونوں قراءات کا احتمال موجود ہے۔

4. أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ[32]

(لَمَسْتُمُ) حمزہ، کسائی اور خلف نے اسے الف کے بغیر (لَمَسْتُمُ) پڑھا ہے۔
(لَامَسْتُمُ) باقی قراءنے الف کے ساتھ (لَامَسْتُمُ) پڑھا ہے۔[33]
تمام مصاحف میں حذف الف کے ساتھ مرسوم ہے۔

5. وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا[34]

(السَّلَمَ) نافع، ابن عامر، حمزہ، ابوجعفر اور خلف نے اس کی قراءت لام مفتوح کے ساتھ الف کے بغیر کی ہے۔
(السَّلَامَ) باقی قراءنے اس کلمہ کو لام کے بعد الف کے ساتھ (السَّلَامَ) پڑھا ہے۔[35]
یہ لفظ تمام مصاحف میں حذف الف کے ساتھ مرسوم ہے۔

6. وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قٰسِيَةً[36]

(قَسِيَّةً) حمزہ اور کسائی نے یاء کی تشدید اور الف کے بغیر (قَسِيَّةً) پڑھا ہے۔
(قَاسِيَةً) باقی قراءنے الف کے اثبات اور یاء کی تخفیف کے ساتھ (قَاسِيَةً) پڑھا ہے۔[37]
تمام مصاحف میں (قسية) الف کے حذف کے ساتھ مرسوم ہے۔

7. وَإِذًا لَا يَلْبَثُونَ خِلٰفَكَ إِلَّا قَلِيلًا[38]

(خَلْفَكَ) نافع، ابن کثیر، ابو عمرو، شعبہ اور ابوجعفر نے خاء کے فتحہ، لام کے سکون اور الف کے بغیر (خَلْفَكَ) پڑھا ہے۔
(خِلَافَكَ) باقی قراءنے خاء کے کسرہ، لام کو الف کے ساتھ (خِلَافَكَ) پڑھا ہے۔[39]
یہ لفظ تمام مصاحف میں حذف الف کے ساتھ مرسوم ہے۔

8. وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ[40]

(خَالِقُ كُلِّ) حمزہ، کسائی اور خلف نے الف کے ساتھ (خَالِقُ) پڑھا ہے۔

(خَلَقَ كُلَّ) باقی قراء نے الف کے بغیر اس کلمہ کی قراءت کی۔[41]

مصاحف میں (خلق) الف کے حذف کے ساتھ مرسوم ہے تاکہ دونوں قراءات کا احتمال رہے۔

9. وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُونَ[42]

(لِأَمٰنَتِهِمْ) ابن کثیر نے اس کلمہ کو الف کے بغیر واحد کے صیغے کے طور پر پڑھا ہے۔

(لِأَمَانَاتِهِمْ) باقی قراء نے اس کلمہ کی قراءت الف کے ساتھ جمع کے صیغے سے کی ہے۔[43]

تمام مصاحف میں (لامٰنتهم) الف کے حذف کے ساتھ مرسوم ہے۔

(ج) وہ کلمات جن کی قراءات ایک سے زائد ہیں اور ان کی کتابت مصاحفِ عثمانیہ میں مختلف رسم پر ہوئی:

جو کلمہ مصاحف میں سے کسی ایک میں ایک طرح سے اور دوسرے مصحف میں دوسرے رسم میں ہو تو ان میں سے جو مصحف جس شہر کی طرف منسوب ہوگا اور وہاں کے آئمہ قراء اسے جیسے پڑھتے ہوں گے اس کلمہ کی قراءت میں انہی قراء کی اقتداء کی جائے گی۔

امام ابن جزری نے لکھا ہے:

اگر کسی لفظ کے رسم میں مصاحف کا اختلاف ہو تو ایسے مختلف رسم کے الفاظ کی بابت مناسب ولائق یہ ہے کہ ان مصاحف (جو بلاد وامصار میں بھیجے گئے تھے) کو ان مصاحف کے اس وقت کے آئمہ قراء کی قراءت کے مطابق تلاوت کیا جائے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ جب مصاحفِ مدینہ میں کوئی لفظ ایک طرح لکھا گیا ہے تو اسے امام نافع اور امام ابو جعفر کی قراءت کے مطابق پڑھا جائے۔ جب کوئی کلمہ مصحفِ مکی میں خاص طرز پر مرسوم ہو تو امام ابن کثیر کی قراءت کا اعتبار کیا جائے۔ مصحفِ شامی میں موجود کلمہ کو امام ابن عامر، مصحفِ بصری والے کلمہ کو امام ابو عامر اور امام یعقوب کی قراءت کے مطابق پڑھا جائے گا جبکہ مصحفِ کوفی میں اہل کوفہ کی قراءت کی اقتداء کی جائے گی۔[44]

ذیل میں قراءات قرآنیہ کی چند مثالیں درج ذیل ہیں جن کو ایک رسم میں جمع کرنا ممکن نہیں:

1. وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ[45]

(قَالُوا)　　ابن عامر نے واو کے بغیر (قَالُوا) پڑھا ہے جیسا کہ مصحف شامی میں ہے۔

(وَقَالُوا)　　ابن عامر کے علاوہ باقی قراء نے قَالُوا سے پہلے واو کی قراءت کی ہے جیسا کہ ان مصاحف میں واو کے ساتھ (وَقَالُوا) مرسوم ہے۔[46]

2. وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهِمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ط[47]

(وَاَوْصٰى)　　مدنیان (نافع، ابو جعفر) اور ابن عامر نے ہمزہ مفتوحہ کے ساتھ واوین کے درمیان الف کی صورت میں، صاد کی تخفیف کے ساتھ اس کی قراءت کی ہے جو مصحف مدنی اور مصحف شامی کی موافقت میں ہے۔

(وَوَصّٰى)　　باقی قراء نے صاد کی تشدید اور واوین کے درمیان بغیر ہمزہ کے قراءت کی ہے جیسا کہ ان کے مصاحف میں ہے۔[48]

3. فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝[49]

(وَبِالزُّبُرِ)　　ابن عامر نے واو کے بعد با کی زیادتی کے ساتھ تلاوت کیا ہے ۔

(وَالزُّبُرِ)　　باقی قراء نے باء کے حذف کے ساتھ قراءت کی ہے۔[50]

4. اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ط قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝[51]

(يَتَذَكَّرُوْنَ)　　ابن عامر نے تاء سے پہلے یاء کو اور ذال کو تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔

(تَذَكَّرُوْنَ)　　حفص، حمزہ اور کسائی نے اس لفظ کی قراءت ذال کی تخفیف کے ساتھ کی ہے۔

(تَذَّكَّرُوْنَ)　　باقی قراء نے اس کلمہ کو مشدّد پڑھا ہے۔[52]

5. وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ [53]

(تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا)　　ابن کثیر نے (تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا) میں مِنْ کی زیادتی کے ساتھ اور ت کے کسرہ کے ساتھ تَحْتِهَا پڑھا ہے اور مکی مصاحف میں اسی طرح ہے۔

(تَجْرِيْ تَحْتَہَا) باقی قراء نے مِنْ کا اضافہ کیے بغیر اور تَحْتَہَا کو تائے مفتوحہ کے ساتھ تلاوت کیا ہے اور بصری مصاحف میں اسی طرح ہے۔[54]

6. وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا[55]

(الَّذِيْنَ) قراء مدنیان (نافع اور ابو جعفر) اور ابن عامر نے بغیر واو کے تلاوت کیا ہے اور مصاحف اہل مدینہ وشام میں ایسے ہی مرسوم ہے۔

(وَالَّذِيْنَ) باقی قراء نے واو کے ساتھ تلاوت کیا ہے اور ان کے مصاحف میں واو کے ساتھ درج ہے۔[56]

7. وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْہَا مُنْقَلَبًا۝[57]

(خَيْرًا مِّنْہُمَا) نافع، ابن کثیر، ابن عامر اور ابو جعفر نے (مِّنْہَا) کو ھاء کے بعد میم کے اضافے کے ساتھ (مِّنْہُمَا) پڑھا ہے۔

(خَيْرًا مِّنْہَا) باقی قراء نے حذف میم کے ساتھ (مِّنْہَا) کو مفرد پڑھا ہے۔[58]

8. اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰہُمَا ط[59]

(اَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ) ابن کثیر نے اسے بغیر واو کے (اَلَمْ) پڑھا ہے۔

(اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ) باقی قراء نے واو کے ساتھ (اَوَلَمْ) پڑھا ہے۔[60]

9. وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَۃُ تَنْزِيْلًا۝[61]

(نُنْزِلُ) ابن کثیر نے دو نون اول مضموم اور دوم ساکنہ، زاء تخفیف اور لام مرفوع کے ساتھ تلاوت کیا ہے۔

(نُزِّلَ) باقی قراء نے اس کی تلاوت ایک نون، زائے مشدّد اور لام مفتوح کے ساتھ کی ہے۔[62]

10. وَتَوَكَّلْ عَلَي الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ۝[63]

(فَتَوَكَّلْ) قراء مدنیان (نافع، ابو جعفر) اور ابن عامر نے فاء کے ساتھ (فَتَوَكَّلْ) پڑھا ہے۔

(وَتَوَكَّلْ) باقی قراء نے واو کے ساتھ (وَتَوَكَّلْ) پڑھا ہے۔[64]

11. وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ط[65]

(اِحْسٰنًا)　　قراء کوفہ نے حاء سے قبل ھمزہ مکسورہ کی زیادتی اور حاء ساکنہ اور سین کے بعد الف تلاوت کیا ہے۔

(حُسْنًا)　　باقی قراء نے حاء مضموم، سین ساکنہ، بغیر ھمزہ اور الف کے تلاوت کیا ہے۔[66]

قراءات قرآنیہ کے رسم مصحف پر اثرات انتہائی اہم بحث ہے۔اس بحث میں غور و فکر سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض قراءات متواترہ وہ ہیں جن کا ایک رسم میں احتمال ممکن نہیں لہذا انہیں مصاحف عثمانیہ میں دو مختلف رسوم میں لکھا گیا۔ لیکن زیادہ تر قراءات وہ ہیں جو ایک ہی رسم میں سماجاتی ہیں۔اس بحث سے ایک اہم نکتہ مستفاد ہوتا ہے کہ کتابت مصحف میں رسم عثمانی کا التزام کس قدر ضروری امر ہے جو مختلف قراءات کا محتمل رسم ہے۔بحث ھذا کی اس اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس سے متعلق دیگر کئی جہات پر تحقیق کئے جانے کی ضرورت ہے جیسا کہ قراءات کے تنوع سے معانی قرآن پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔علاوہ ازیں قراءات کے رسم پر جس قدر اثرات مرتب ہوئے ہیں انکو مذکورہ بالا عنوانات کے تحت ایک جگہ جمع کیا جائے۔اردو زبان میں ان موضوعات پر تحقیق مفید علمی کاوش ہو گی۔

حواشی و حوالہ جات

1. ابن درید، جمهرة اللغة، بیروت، دار الکتب العلمیه، ۲۰۰۵م، ۷۲۰/۲؛ ابن منظور، لسان العرب، بیروت، دار صادر ۱۴۱۴ھ، ۲۴۱/۱۲
2. عدنان زرزور، علوم القرآن، المکتب الاسلامی ۱۹۸۴م، ص ۹۹
3. فرماوی، عبد الحئی، رسم المصحف و نقطه، بیروت، مؤسسة الریان، ۲۰۰۴م، ص ۱۶۶
4. مارغنی، دلیل الحیران، بیروت، دار الکتب العلمیه، ۱۹۹۵م، ص ۲۵
5. رسم المصحف، ص ۱۶۶
6. زرقانی، مناهل العرفان فی علوم القرآن، بیروت، دار احیاء التراث العربی، ۱۹۹۸م، ۳۶۵/۱
7. ابو المعالی، برهان الدین، المحیط البرهانی فی الفقه النعمانی، بیروت، دار الکتب العلمیه، ۲۰۰۴م، ۳۱۲/۵
8. العجیلی الازهری، حاشیة الجمل، دار الفکر، س ن، ۴۴/۳
9. الدانی، المقنع فی رسم المصاحف الامصار، القاهره، الفاروق الحدیثة، ۲۰۰۸، ص ۶۸
10. زرکشی، البرهان فی علوم القرآن، بیروت، دار الکتب العلمیه، ۲۰۰۱م، ۴۶۰/۱

11. فرماوی، رسم المصحف، ص ۲۹۷
12. ابن جزری، المنجد المقرئین و مرشد لطالبین، قاھرہ، مکتبۃ القدسیۃ، ۱۳۵۰ھ، ص ۱۶، ۱۷؛ کافیجی، التیسیر فی قواعد علم التفسیر، دمشق، دار القلم، ۱۹۹۰م، ص ۱۸۳
13. احمد عادل کمال، علوم القرآن، بیروت، دار الارشاد، ۱۹۶۸، ص ۵۵
14. لبیب سعید، الجمع الصوتی الاول للقرآن (المصحف المرتل)، قاھرہ، دار المعارف، س ن، ص ۳۰۲
15. رسم مصحف کی دیگر اصولی تفصیلات کے لئے دیکھئے راقم کا مضمون بعنوان ''رسم مصحف اور اس کے قواعد و ضوابط'' در مجلہ القلم، جون ۲۰۱۰، جلد ۱۵، شمارہ ۱، ص ۲۶۰
16. البقرۃ ۲: ۱۰
17. ابن الجزری، النشر فی القراءات العشر، بیروت، دار الکتاب العلمیہ، س ن، ۲/۲۰۷، ۲۰۸؛ الدمیاطی، اتحاف فضلاء البشر بالقراءات الاربعۃ عشر، القاھرہ، دار الحدیث، ۲۰۰۹م، ۱/۳۵۰؛ عبد اللہ علی الملاحی، تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ضبط و اشراف: مروان محمد ابو راس، فلسطین، منشورات الجامعۃ الاسلامیۃ، ۱۴۲۳ھ، ۱/۱۱۴؛ محمد فھد خاروف، المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، دمشق، دار ابن کثیر، ۲۰۰۶م، ص ۳
18. البقرۃ ۲: ۳۷
19. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۱۱؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۱/۱۲۰؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۶
20. البقرۃ ۲: ۴۸
21. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۱۲؛ اتحاف فضلاء البشر ۱/۳۶۱؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۱/۱۲۵؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۷
22. البقرۃ ۲: ۲۱۹
23. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۲۷؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۱/۲۱۱؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۳۴
24. النساء ۴: ۹۴
25. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۵۱؛ اتحاف فضلاء البشر ۱/۴۸۸؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۲/۱۵۱؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۹۳
26. الفاتحۃ ۱: ۳
27. ابن الجزری، النشر، ۱/۲۷۱؛ اتحاف فضلاء البشر ۱/۳۳۹؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۱/۱۰۸؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۱
28. البقرۃ ۲/۱۰۶
29. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۱۹، ۲۲۰؛ اتحاف فضلاء البشر ۱/۳۸۰؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۱/۱۵۴؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۱۷

30. البقرۃ ۲: ۱۹۱
31. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۲۷؛ اتحاف فضلاء البشر ۱/۴۰۲؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۱/۱۹۷؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۳۰
32. النساء ۴: ۴۳
33. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۰۵؛ اتحاف فضلاء البشر ۱/۴۸۳؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۲/۱۳۸؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۸۵
34. النساء ۴: ۹۴
35. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۵۱؛ اتحاف فضلاء البشر ۱/۴۸۸؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۲/۱۵۳؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۹۳
36. المآئدۃ ۵: ۱۳
37. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۰۸؛ اتحاف فضلاء البشر ۱/۵۰۲؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۲/۱۹۲؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۱۰۹
38. الاسرا ۱۷: ۷٦
39. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۳۱؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ٦/۸۴؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۲۸۹
40. النور ۲۴: ۴۵
41. ابن الجزری، النشر، ۲/۳۳۲؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۸/۴۵؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۳۵٦
42. المؤمنون ۲۳: ۸
43. ابن الجزری، النشر، ۲/۳۲۸؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۷/۲۹۵؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۳۴۲
44. ابن الجزری، النشر فی القراءات العشر، ۲/۱۵۸
45. البقرہ ۲: ۱۱٦
46. ابن الجزری، النشر، ۲/۳۲۰؛ اتحاف فضلاء البشر ۱/۳۸۲؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۱/۱۵۵؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۱۸
47. البقرہ ۲: ۱۳۲
48. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۲۲، ۲۲۳؛ اتحاف فضلاء البشر ۱/۳۸۷؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۱/۱٦۸؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۲۰
49. آل عمران ۳: ۲۱
50. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۳۸، ۲۳۹؛ اتحاف فضلاء البشر ۱/۴۴۰؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۱/۲۷۱؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۵۲

51. الاعراف۷: ۳
52. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۰۱؛ اتحاف فضلاء البشر ۱/۵۶۰؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۳/۲۰۸؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص۱۵۱
53. التوبۃ۹: ۱۰۰
54. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۱۱؛ اتحاف فضلاء البشر؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۴/۲۰۳؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص۲۰۳
55. التوبۃ۹: ۱۰۷
56. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۱۱؛ اتحاف فضلاء البشر؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۴/۲۱۶؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۲۰۴
57. الکھف۱۸: ۳۶
58. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۳۳؛ اتحاف فضلاء البشر؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۶/۱۵۲؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص۲۹۸
59. الانبیاء۲۱: ۳۰
60. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۳۳؛ اتحاف فضلاء البشر؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۷/۱۳۹؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۳۲۴
61. الفرقان۲۵: ۲۵
62. ابن الجزری، النشر، ۲/۲۵۰؛ اتحاف فضلاء البشر؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۸/۴۲؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۳۶۲
63. الشعراء۲۶: ۲۱۷
64. ابن الجزری، النشر، ۲/۳۳۶؛ اتحاف فضلاء البشر؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۸/۱۲۵؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص۳۷۶
65. الاحقاف۴۶: ۱۵
66. ابن الجزری، النشر، ۲/۳۷۳؛ اتحاف فضلاء البشر؛ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیہ العشر، ۱۱/۲۵۷؛ المیسر فی القراءات الاربع عشرۃ، ص ۵۰۴